مجلس انصار اللہ بھارت کا ترجمان

انصار اللہ

ماہنامہ قادیان

جلد 25 شمارہ 03

مارچ/2025ء

سیرت المہدیؑ
حضرت مسیح موعودؑ کا اعتکاف کا رنگ

سورج اور چاند
میرے لئے تاریک و تار

تاریخ کے جھروکہ سے
"ہمارے مرزا"

مدیر: حافظ سید رسول نیاز / اعزازی مدیر: ایچ۔ شمس الدین

www.ansarullahbharat.in

مجلس انصاراللہ بھارت کا ترجمان
ماہنامہ
اَنصَارُ الله
قادیان

جلد : 23
شمارہ : 03

مارچ/2025ء
امان 1404 ہجری شمسی

نگران : عطاء المجیب لون (صدر مجلس انصاراللہ بھارت)

مدیر: حافظ سید رسول نیاز
اعزازی مدیر: ایچ شمس الدین

مجلس ادارت

وسیم احمد عظیم
سید کلیم احمد تیماپوری
عزیز احمد ناصر
آر۔محمود احمد عبداللہ
محمد ابراہیم سرور
مسرور احمد لون

مینیجر:
طاہر احمد بیگ

Majlis Ansarullah Bharat
Aiwan-e Ansar,
P.O.Qadian 143516
Gurdaspur-Dt.
Punjab, INDIA
Mob : 9946021252
Email:
ansarullah@qadian.in
WEB LINK
https://www.ansarullahbharat.in/Publications/

سالانہ بدل اشتراک
بھارت:-/250روپے۔
بیرون ہند:-/50ڈالر۔

نمبر شمار	سرخیاں		صفحہ
1	اداریہ	ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو!	2
2	درس القرآن	محمد رسول اللہؐ کے بار بار دنیا میں آنے کی پیشگوئی	3
3	درس الحدیث	تاریخ اسلام کا عظیم ترین واقعہ	5
4	ملفوظات: مہدی موعود بھی رمضان کے حکم میں ہے!		7
5	فرمودات حضور انور ایدہ اللہ:		9
6	از مکتوبات احمد : جو مؤمن ہے وہ خدا سے بڑھ کر کسی کو منہ نہیں لگاتے!		11
7	یہ ہے ایک احمدی مسلم		12
8	سیرت المہدیؑ	حضرت مسیح موعودؑ کے اعتکاف کا رنگ	14
9	نظم : مقام کُن پہ ہی جا کر ہر ایک دعا بیٹھے!		14
10	چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار		15
11	حضرت مسیح موعودؑ کا حلیہ مبارک		17
12	صحت نامہ : سویابین کے استعمال سے دل پر کبھی بیماری حملہ نہیں کرتی		21
13	تازہ ارشادات فرمودہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز		22
14	تاریخ کے جھروکہ سے : ''ہمارے مرزا''		21
15	نظم : پھر سے وہی رمضان آ گیا!		23
16	تربیت اولاد : رمضان اور بچے		26
17	معلومات عامہ : خون		28
18	اخبار مجالس		29

شعیب احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر انصاراللہ بھارت قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر مجلس انصاراللہ بھارت

ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو
نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ!

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اداریہ

ماہِ رمضان کا حضرت مسیح موعودؑ سے ایک گہرا تعلق ہے۔ یہی وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں آپؑ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوا، جب سورج اور چاند کو گرہن لگابی ایک ایسا واقعہ جس کی پیش خبری نہ صرف احادیثِ نبویہ اور سابقہ مذاہب کی کتب میں موجود تھی بلکہ قرآن کریم میں بھی واضح طور پر بیان کی گئی تھی۔ رمضان المبارک تزکیۂ نفس، عبادت اور قربِ الٰہی کا مہینہ ہے۔ روزے رکھنا سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک لازمی اور نہایت اہم حصہ ہے، جبکہ اس مہینے میں لیلۃ القدر کی خوشخبری دی گئی ہے، جو ہزار مہینوں یعنی تقریباً 80 سال کی عبادت کے برابر ہے۔ حقیقت میں، یہ انسانی زندگی کی روحانی تکمیل اور ترقی کا ذریعہ بنتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ جو اخلاص کے ساتھ آپؑ کی بیعت میں شامل ہوتے ہیں، انہیں بھی ایک لیلۃ القدر نصیب ہوتی ہے، جو ان کی زندگی میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر دیتی ہے۔

پس، حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں شامل ہونے کے نتیجے میں ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ نے یہ لیلۃ القدر نصیب فرمائی ہے۔ اب یہ ہماری اولین ذمہ داری ہے کہ ہم اس نعمت کی قدر کریں اور اسے اپنی زندگی میں قائم رکھیں۔ رمضان المبارک اس روحانی تربیت کے لیے بہترین موسم ہے، جہاں ہمیں اپنی استطاعت کے مطابق نیکیوں کو سنوار کر بجالانے اور ہر قسم کی برائیوں سے بے زاری اختیار کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: "ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کیے جاؤ!" (الوصیت، روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 308)

درحقیقت، ہر سال رمضان المبارک اور یومِ مسیح موعود ہمیں یہی پیغام دیتے ہیں کہ ہم اپنی زندگیوں کو تقویٰ اور نیکی سے آراستہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی حقیقی برکات سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ایچ۔ شمس الدین)

یوم مسیح موعودؑ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

’’آج 23 مارچ ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ آج کا دن جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے اِذن سے بیعت کا آغاز فرمایا تھا اور یوں جماعت کا قیامِ عمل میں آیا تھا۔ یہ دن اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔‘‘

(از خطبہ جمعہ 3/ مارچ 2007ء)

درس القرآن　　　　از حضرت مصلح موعودؓ

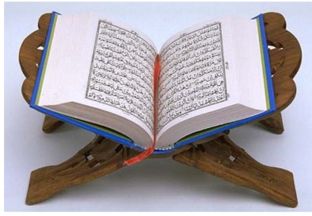

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بار بار دنیا میں آنے کی پیشگوئی

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ

ہم نے یقیناً اس (قرآن یا محمد رسول اللہؐ) کو ایک (عظیم الشان) تقدیر والی رات میں اتارا ہے۔

ہر شخص جانتا ہے کہ ایک رات کا بھی سوال نہیں اگر ایک گھنٹہ میں بھی کوئی شخص اپنے اخلاص اور اپنی محبت کا کوئی ایسا ثبوت دے دیتا ہے جو دوسرے کی اسّی (80) سالہ زندگی میں بھی نہیں ملتا تو یقیناً اس کے ایک گھنٹے کا اخلاص دوسرے کی اسّی (80) سالہ کوششوں کے نتائج سے بڑھ جائے گا بلکہ میں کہتا ہوں ایک گھنٹے کا بھی سوال نہیں اگر کسی پر ایک منٹ بھی ایسا آجائے تو اس کا وہ ایک منٹ دوسرے شخص کی اسّی یا سو (80/100) سالہ عبادت سے بڑھ جائے گا۔ چنانچہ دیکھ لو حضرت ابراہیم علیہ السّلام پر ایک وقت آیا جبکہ اسّی سال کی عمر کے بعد ان کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا اور پھر جیسا کہ بائبل اور قرآن کریم دونوں سے ثابت ہے جب وہ بڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ اپنے اس بیٹے کو خدا کی راہ میں ذبح کر دو۔

(الصّٰفّٰت: ۱۰۳۔ پیدائش باب ۲۲ آیت ۱ تا ۱۴)

...چوتھے معنے اس آیت کے یہ ہیں کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کو لیلۃ القدر میں اتارتے رہتے ہیں یعنی نہ صرف قرآن کا پہلا نزول ایک تاریک زمانہ میں ہوا ہے بلکہ آئندہ بھی جب دنیا میں تاریکی کا زمانہ آئے گا قرآن کریم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ دنیا میں اتریں گے اور پھر بنی نوع انسان کی راہنمائی اور ہدایت کا موجب ہوں گے۔ یعنی ایسا زمانہ کوئی نہ آئے گا کہ دنیا میں خرابی ہو اور قرآن اور محمد رسول اللہ صلعم اس کی ہدایت کا موجب نہ ہوسکیں اور کسی نئی شریعت کی ضرورت پیش آجائے بلکہ جب کبھی قرآن کا نور دنیا سے مٹنے لگے گا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی پر پردہ پڑ جائے گا خدا تعالیٰ دوبارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مثیل روحانی وجودوں کو دنیا میں مبعوث فرمائے گا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو بھی ظاہر کریں گے اور قرآن کریم کی تعلیم کو

بھی دوبارہ روشن کر دیں گے اور ثابت کر دیں گے کہ خرابی نہ قرآن میں تھی نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھی بلکہ بنی نوع انسان کے فہموں میں خرابی تھی کہ وہ قرآن کریم کے معانی کے سمجھنے سے قاصر ہو گئے تھے یا ان کے دلوں میں خرابی تھی کہ وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اپنے اندر لینے سے محروم ہو گئے تھے۔

دوسری جگہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ۔ وَّ اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الجمعۃ: ۳،۴)

ان آیتوں میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس زمانہ میں بھی نازل فرمایا تھا جس زمانہ میں کہ آپؐ کی جسمانی بعثت ہوئی تھی اور آئندہ پھر اس زمانہ میں بھی نازل فرمائے گا جبکہ ایسے ہی حالات پیدا ہو جائیں گے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کا ایک مثیل ظاہر فرمائے گا جو آپؐ کی نیابت میں دنیا کو پھر اسلام کی طرف واپس لائے گا اور اسلام کی شوکت کو دنیا میں قائم کرے گا۔

اسی زمانہ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اس زمانہ میں قرآن کریم بھی آسمان پر اٹھ جائے گا اور وہ موعود پھر قرآن کو واپس لائے گا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ (مشکوۃ المصابیح کتاب العلم)

قرآن کریم کا صرف نام اور اس کے الفاظ باقی رہ جائیں گے اس کے معانی سے لوگ ناواقف ہو جائیں گے۔ پس وہ موعود پھر قرآن کو آسمان سے واپس لائے گا اور قرآن اپنے کامل علوم اور معرفت سمیت پھر دنیا میں آ جائے گا اور یہی نہ ہوگا کہ دنیا کے پاس فقط اس کا نام اور نشان باقی ہو۔ خود اس سورۃ میں بھی اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ آگے چل کر بیان فرمایا گیا ہے: تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا جو ایک استمرار کا صیغہ ہے یعنی ایسی لیلۃ القدر کی راتیں کئی آنے والی ہیں اور ان میں خدا تعالیٰ کے ملائکہ اور روح اترا کریں گے۔ پس جب لیلۃ القدر کئی آنے والی ہیں اور ان میں ملائکہ اور روح اترنے والے ہیں تو اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آیت زیر تفسیر میں اَنْزَلْنَا کے معنے صرف ماضی کے نہیں بلکہ مستقبل کے بھی ہیں اور قرآن کریم میں ماضی بمعنے مستقبل کئی جگہ استعمال ہوا ہے۔

(از تفسیر کبیر: جلد 13 / لندن ایڈیشن 2024)

حضرت ملا علی القاریؒ فرماتے ہیں:

فَتِلْكَ اثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ وَالْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ هُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ الْبَيْضَاءُ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَالطَّرِيْقَةِ النَّقِيَّةِ الْاَحْمَدِيَّةِ (مرقاۃ المصابیح شرح مشکوۃ المصابیح)

یعنی 72 فرقے سب کے سب آگ والے ہوں گے۔ اور ناجی فرقہ اہل سنت کا وہ فرقہ ہے جو مقدس طریقہ احمدیہ پر گامزن ہوگا۔

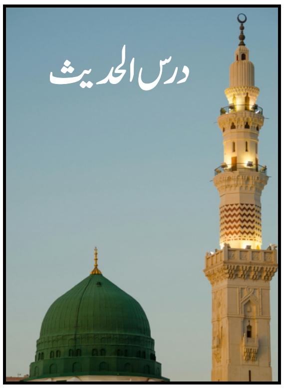

تاریخ اسلام کا عظیم ترین واقعہ

کیف أنتم إذا نزل ابن مریم فیکم وإمامکم منکم

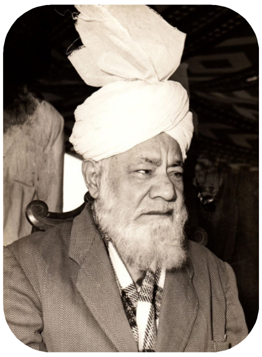

قمر الانبیاء

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اس وقت تمہارے لئے یہ کیسی مبارک گھڑی ہوگی جب مسیح ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور وہ تمہیں میں سے تمہارا ایک امام ہوگا

إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَى فِرْعَوْنَ رَسُولًا (المزمل: 16) یعنی اے لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک رسول مبعوث کیا ہے جو تم پر خدا کی طرف سے نگران ہے اس کے مشابہ جس طرح کہ ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا۔

پس ضروری تھا کہ جس طرح حضرت موسیٰ کے بعد ان کی شریعت کی خدمت اور ان کے مشن کی تکمیل کے لئے ایک مسیحی النفس انسان کو مبعوث کیا گیا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی امت سے قرآنی شریعت کی خدمت اور اسلام کی عالمگیر اشاعت کے لئے ایک مثیل مسیح پیدا کیا جاتا جو موسوی سلسلہ کے مقابل پر محمدی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء قرار پاتا۔ اور یہ وہی ہے جو حضرت عیسیٰ کی طرح جو اپنے مطبوع حضرت موسیٰ کی طرح چودہ سو سال بعد پیدا ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چودہ سو سال بعد مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کی صورت میں مبعوث کیا گیا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ .... كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ منكم -

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم)

یعنی مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں ضرور ضرور ایک مسیح ابن مریم نازل ہوگا۔ وہ تمہارے تمام دینی امور میں حکم عدل بن کر صحیح صحیح فیصلہ کرے گا۔ وہ صلیبی فتنہ کے زور کے وقت آئے گا اور اس فتنہ کو پاش پاش کر دے گا اور تمام خنزیر صفت لوگوں کو مٹا کر رکھ دے گا۔ مگر یہ سارا کام دلائل اور براہین کے ذریعہ

ہوگا۔ کیونکہ اس وقت مذہب کے لئے تلوار کی جنگ اور جزیہ کی ضرورت نہیں رہے گی ہاں ہاں اس وقت تمہارے لئے یہ کیسی مبارک گھڑی ہوگی جب یہ مسیح ابن مریم تم میں نازل ہو گا اور وہ تمہیں میں سے تمہارا ایک امام ہوگا۔ پھر اس بات کو ظاہر کرنے کے لئے کہ یہ آنے والا مصلح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل بن کر اور حضورؐ سے فیض یافتہ ہو کر اصلاح کا کام کرے گا اور اس کا کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا کام سمجھا جائے گا.... قرآن مجید فرماتا ہے: هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (الصّف: 10) یعنی وہ خدا ہی ہے جس نے اپنا رسول کامل ہدایت اور حق وصداقت کے دین کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اسے دنیا کے تمام مذاہب پر غالب کر دے۔

اس آیت کے متعلق کثیر التعداد مفسرین نے اتفاق کیا ہے کہ اس کا ظہور مسیح موعود کے زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جبکہ مذاہب کے عالمگیر ٹکراؤ کے نتیجہ میں اسلام کا جھنڈا سارے دوسرے جھنڈوں کو سرنگوں کر کے انشاء اللہ آسمان سے باتیں کرے گا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کی تکمیل کے پہلے قدم کے طور پر جماعت احمدیہ کے مبلغ ساری دنیا میں پھیل کر اسلام کا بول بالا کرنے میں دن رات مصروف ہیں۔ ان کے لئے روحانی گولا بارود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عدیم المثال لٹریچر کے ذریعہ تیار کیا... پس لاریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کے بعد تاریخ اسلام کا ایک عظیم ترین ترین واقعہ ہے۔ دنیا اس وقت اس کی قدر کو نہیں پہچانتی اور خدائی سنت (یا حسرة على العباد) کے مطابق اسے جھٹلانے اور اس پر ہنسی ٹھٹھہ کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ جیسا کہ ہر روحانی مصلح کے زمانہ میں ہوتا چلا آیا ہے۔ مگر ایک وقت آئے گا اور خدا کے فضل سے جلد آئے گا کہ وہ آہیں بھرتی ہوئی اس کی قدر کو پہچانے گی اور اس وقت خدا کے سچے مسیح کا یہ قول پورا ہوگا کہ:

امروز قوم من بشناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم (درثمین فارسی)

(ماخوذ از روزنامہ الفضل ربوہ 29 مارچ 1958ء)

وراثتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

وَاِنِّیْ وَرِثْتُ الْمَالَ مَالَ مُحَمَّدٍ
فَمَا اَنَا اِلَّا آلُهُ الْمُتَخَيَّرُ
وَ كَيْفَ وَرِثْتُ وَ لَسْتُ مِنْ اَبْنَاءِهٖ
فَفَكِّرْ وَهَلْ فِيْ حِزْبِكُمْ مُّتَفَكِّرُ
فَلَا وَالَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاءَ لِاَجْلِهٖ
لَهٗ مِثْلُنَا وُلْدٌ اِلٰى يَوْمِ يُحْشَرُ
وَاِنَّا وَرِثْنَا مِثْلَ وُلْدٍ مَتَاعَهٗ
فَاَیُّ ثُبُوْتٍ بَعْدَ ذٰلِكَ يُحْضَرُ

ترجمہ: اور میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مال کا وارث بنایا گیا ہوں۔ پس میں اس کی آل برگزیدہ ہوں جس کو ورثہ پہنچ گیا۔ اور میں کیونکر اس کا وارث بنایا گیا جب کہ میں اس کی اولاد میں سے نہیں ہوں‘ پس اس جگہ فکر کر، کیا تم میں کوئی بھی فکر کرنے والا نہیں؟ مجھے اس کی قسم جس نے آسمان بنایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کیلئے میری طرح اور بھی بیٹے ہیں اور قیامت تک ہوں گے۔ اور ہم نے اولاد کی طرح اس کی وراثت پائی۔ پس اس سے بڑھ کر اور کون سا ثبوت ہے‘ جو پیش کیا جائے؟ (روحانی خزائن۔ جلد ۱۹۔ اعجاز احمدی: صفحہ 183)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مہدی موعود بھی رمضان کے حکم میں ہے!

’’مَیں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔‘‘ (بحوالہ تتمہ حقیقۃ الوحی)

اس جگہ اس حکمت کا بیان کرنا بھی فائدہ سے خالی نہیں کہ خدا تعالیٰ نے مہدی موعود کا نشان چاند اور سورج کے خسوف کسوف کو جو رمضان میں ہوا کیوں ٹھہرایا۔ اس میں کیا بھید ہے۔ سو جاننا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے علم میں تھا کہ علماء اسلام مہدی کی تکفیر کریں گے...رمضان میں کسوف خسوف ہونا یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ رمضان نزول قرآن اور برکات کا مہینہ ہے اور مہدی موعود بھی رمضان کے حکم میں ہے کیونکہ اس کا زمانہ بھی رمضان کی طرح نزول معارف قرآن اور ظہور برکات کا زمانہ ہے سو اس کے زمانہ میں علماء کا اس سے منہ پھیرنا اس کو کافر قرار دینا گویا رمضان میں خسوف کسوف ہونا ہے اگر کسی کو ایسی خواب آوے کہ رمضان میں خسوف کسوف ہوا تو اُس کی یہی تعبیر ہے کہ کسی بابرکت انسان کے زمانہ میں علماء وقت اس کی مخالفت کریں گے اور سبّ اور توہین اور تکفیر سے پیش آویں گے۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم/روحانی خزائن جلد 11 ص 295)

مَیں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے...خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ مَیں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو۔

(اربعین نمبر 3/روحانی خزائن جلد 17 ص 400,401)

’’وہ حوادثِ ارضی اور سماوی جو مسیح موعود کے ظہور کی علامات ہیں، وہ سب میرے وقت میں ظہور پذیر ہو گئی ہیں۔ مدت ہوئی کہ خسوف کسوف رمضان کے مہینے میں ہو چکا ہے‘‘۔ (کتاب البریّہ۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 299-298 حاشیہ)

لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ...اور وقت کے مصلح کی صحبت سے شرف حاصل کرنے والا اسّی برس کے بڈھے سے اچھا ہے!

خدا تعالیٰ سورۃ القدر میں بیان فرماتا ہے بلکہ مومنین کو بشارت دیتا ہے کہ اُس کا کلام اور اس کا نبی **لیلۃ القدر** میں آسمان سے اُتارا گیا ہے اور ہر ایک مصلح اور مجدّد جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے وہ **لیلۃ القدر** میں ہی اُترتا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ **لیلۃ القدر** کیا چیز ہے؟ لیلۃ القدر اُس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دُور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکھا گیا ہے۔ مگر در حقیقت یہ رات نہیں ہے۔ یہ ایک زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے۔ نبی کی وفات یا اُس کے روحانی قائم مقام کی وفات کے بعد جب ہزار مہینہ جو بشری عمر کے دَور کو قریب الاختتام کرنے والا اور انسانی حواس کے الوداع کی خبر دینے والا ہے گذر جاتا ہے تو یہ رات اپنا رنگ جمانے لگتی ہے۔ تب آسمانی کارروائی سے ایک یا کئی مُصلحوں کی پوشیدہ طور پر تخم ریزی ہو جاتی ہے جو نئی صدی کے سر پر ظاہر ہونے کے لئے اندر ہی اندر طیار ہو رہتے ہیں اسی کی طرف اللہ جلّشانہ اشارہ فرماتا ہے کہ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَھۡرٍ یعنی **اس لیلۃ القدر کے نور کو دیکھنے والا اور وقت کے مصلح کی صحبت سے شرف حاصل کرنے والا اس اسّی (80) برس کے بڈھے سے اچھا ہے جس نے اس نورانی وقت کو نہیں پایا** اور اگر ایک ساعت بھی اس وقت کو پا لیا ہے تو یہ ایک ساعت اس ہزار مہینے سے بہتر ہے جو پہلے گذر چکے۔ کیوں بہتر ہے؟ اس لئے کہ اس لیلۃ القدر میں خدا تعالیٰ کے فرشتے اور رُوح القدس اس مصلح کے ساتھ ربِّ جلیل کے اذن سے آسمان سے اترتے ہیں نہ عبث طور پر بلکہ اس لئے کہ تا مستعد دلوں پر نازل ہوں اور سلامتی کی راہیں کھولیں۔

(فتح اسلام/ روحانی خزائن جلد 3 ص 33)

وَاَنَا الۡمَسِیۡحُ الۡمَوۡعُوۡدُ الَّذِیۡ قُدِّرَ مَجِیۡئُہٗ فِیۡ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنَ اللّٰہِ الۡحَکِیۡمِ الدَّیَّانِ، وَاَنَا الۡمُنۡعَمُ عَلَیۡہِ الَّذِیۡ اُشِیۡرَ اِلَیۡہِ فِی الۡفَاتِحَۃِ عِنۡدَ ظُھُوۡرِ الۡحِزۡبَیۡنِ الۡمَذۡکُوۡرَیۡنِ وَشُیُوۡعِ الۡبِدۡعَاتِ وَالۡفِتَنِ، فَھَلۡ اَنۡتُمۡ تَقۡبَلُوۡنَ؟

میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا آنا آخر زمانہ میں خدا کی طرف سے مقدر تھا اور میں وہ منعم علیہ ہوں کہ اس کی طرف فاتحہ میں ان دو گروہوں کے ظہور کے وقت اشارہ تھا اور بدعتوں اور فتنوں کے پھیل جانے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ پس کیا تم قبول نہیں کرو گے۔

(خطبہ الہامیہ/ روحانی خزائن جلد 16 ص 179)

فرمودات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

یہ سلسلہ بیعت محض... تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کو جمع کرنے کے لئے ہے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ارشادات سے واضح ہے کہ بیعت چیز کیا ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک یہ بات سمجھ جائے کہ میری ذات اب میری اپنی ذات نہیں رہی۔ اب ہمیں بہر حال اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی کرنی ہوگی، ان کا تابع ہونا ہوگا اور ہمارا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوگا تو یہی خلاصہ ہے دس شرائط بیعت کا....

1888ء کی پہلی سہ ماہی یعنی شروع کے تین مہینوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بیعت لینے کا ارشاد ہوا۔ یہ ربانی حکم جن الفاظ میں پہنچا وہ یہ تھے۔

اِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا- اَلَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُاللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ - (اشتہار یکم دسمبر 1888ء صفحہ 2) یعنی جب تو عزم کر لے تو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر اور ہمارے سامنے اور ہماری وحی کے تحت کشتی تیار کر۔ جو لوگ تیرے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہوگا۔

حضرت اقدس کی طبیعت اس بات سے کراہت کرتی تھی کہ ہر قسم کے رطب و یابس لوگ اس سلسلہ بیعت میں داخل ہو جائیں۔ اور دل یہ چاہتا تھا کہ اس مبارک سلسلہ میں وہی مبارک لوگ داخل ہوں جن کی فطرت میں وفاداری کا مادہ ہے اور کچے نہیں ہیں۔ اس لئے آپ کو ایک ایسی تقریب کا انتظار رہا۔ کہ جو مخلصوں اور منافقوں میں امتیاز کر دکھلائے۔ سو اللہ جَلَّ شَانُہٗ نے اپنی کمال حکمت و رحمت سے وہ تقریب اسی سال نومبر 1888ء میں بشیر اول کی وفات سے پیدا کر دی (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ بیٹے تھے)۔ ملک میں آپ کے خلاف ایک شور مخالفت برپا ہوا اور خام خیال بدظن ہو کر الگ ہو گئے لہٰذا آپ کی نگاہ میں یہی موقعہ اس بابرکت سلسلے کی ابتدا کے لئے موزوں قرار پایا۔ اور آپ نے یکم دسمبر 1888ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے بیعت کا اعلان عام فرما دیا۔ حضرت اقدس نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ استخارہ مسنونہ کے بعد بیعت کے لئے حاضر ہوں۔ (ماخوذ از اشتہار تکمیل تبلیغ 12 رجنوری 1889ء)

←

حضرت مسیح موعودؑ کے ہمراہ حضرت مولانا نورلدین صاحبؓ (بائیں) اور بعض دیگر صحابہ کرامؓ

یعنی پہلے دعا کریں، استخارہ کریں، پھر بیعت کریں۔اس اشتہار کے بعد حضرت اقدس قادیان سے لدھیانہ تشریف لے گئے اور محلہ جدید میں حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان کے قریب ایک مکان کرایہ پر لے کر اس میں فروکش ہوئے۔ (حیات احمد جلد سوم حصہ اول صفحہ 15)

یہاں سے آپ نے 4/ مارچ 1889ء کو ایک اور اشتہار میں بیعت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا۔ ’’یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ مُتَّقِین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے‘‘ ...اسی اشتہار میں آپ نے ہدایت فرمائی کہ بیعت کرنے والے اصحاب 20/مارچ کے بعد لدھیانہ پہنچ جائیں۔ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 196 تا 198)

چنانچہ اس کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 23/مارچ 1889ء کو صوفی احمد جان صاحب کے مکان واقع محلہ جدید میں بیعت لی اور حضرت منشی عبداللہ سنوری صاحبؓ کی روایت کے مطابق بیعت کے تاریخی ریکارڈ کے لئے ایک رجسٹر تیار کیا گیا جس کا نام ’’بیعت توبہ برائے تقویٰ و طہارت‘‘ رکھا گیا۔ اس زمانہ میں حضور علیہ السلام بیعت کرنے کے لئے ایک کمرے میں ہر ایک کو الگ الگ بلاتے تھے اور بیعت لیتے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلی بیعت آپؑ نے حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کی لی۔

بیعت کرنے والوں کو نصائح فرماتے ہوئے حضرت اقدس فرماتے ہیں: ’’اس جماعت میں داخل ہو کر اوّل زندگی میں تغیر کرنا چاہئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے۔ پھر اس کے احکام کو نظرِ خفّت سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جائے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جائے۔‘‘ (از اختتامی خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2003ء)

از مکتوبات احمد

جو مومن ہیں وہ خدا سے بڑھ کر کسی سے دل نہیں لگاتے!

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

...گزشتہ رات مجھے آپ کی نسبت دو ہولناک خوابیں آئی تھیں جن سے ایک سخت ہم و غم مصیبت معلوم ہوتی تھی... مجھے بھی ایسا موقعہ چند مخلصانہ نصائح کا آپ کے لئے نہیں ملا جیسا آج ہے۔ جاننا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کی غیوری محبت ذاتیہ میں کسی مومن کی اس کے غیر سے شراکت نہیں چاہتی۔ ایمان جو ہمیں سب سے پیارا ہے وہ اس بات سے محفوظ رہ سکتا ہے کہ ہم محبت میں دوسرے کو اس سے شریک نہ کریں۔ اللہ جلشانہ مومنین کی علامت یہ فرماتا ہے۔ وَالَّذِیۡنَ آمَنُوۡا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ یعنی جو مومن ہیں وہ خدا سے بڑھ کر کسی سے دل نہیں لگاتے۔ محبت ایک خاص حق اللہ جلشانہ کا ہے۔ جو شخص اس کا حق دوسرے کو دے گا وہ تباہ ہوگا۔ تمام برکتیں جو مردانِ خدا کو ملتی ہیں، تمام قبولیتیں جو ان کو حاصل ہوتی ہیں۔ کیا وہ معمولی وظائف سے یا معمولی نماز روزہ سے ملتی ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ توحید فی المحبت سے ملتی ہیں۔ اسی کے ہو جاتے ہیں، اسی کے ہو رہتے ہیں، اپنے ہاتھ سے دوسروں کو اس کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ میں خوب اس درد کی حقیقت کو پہنچتا ہوں کہ جو ایسے شخص کو ہوتا ہے کہ یکدفعہ وہ ایسے شخص سے جدا کیا جاتا ہے جس کو وہ اپنے قالب کی گویا جان جانتا ہے۔ لیکن مجھے زیادہ غیرت اس بات میں ہے کہ کیا ہمارے حقیقی پیارے کے مقابل پر کوئی اور ہونا چاہئے؟ ہمیشہ سے میرا دل یہ فتویٰ دیتا ہے کہ غیر سے مستقل محبت کرنا کہ جس سے للّٰہی محبت باہر ہے خواہ وہ بیٹا ہو یا دوست، کوئی ہو ایک قسم کا کفر اور کبیرہ گناہ ہے۔ جس سے اگر شفقت و رحمت الٰہی تدارک نہ کرے تو سلب ایمان کا خطرہ ہے۔ سو آپ یہ اللہ جلشانہ کا احسان سمجھیں کہ اس نے اپنی محبت کی طرف آپ کو بلایا۔ وَعَسٰۤی اَنۡ تَکۡرَہُوۡا شَیۡئًا وَّہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ۚ وَعَسٰۤی اَنۡ تُحِبُّوۡا شَیۡئًا وَّہُوَ شَرٌّ لَّکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ہے اور نیز ایک جگہ فرماتا ہے جلشانہ وعزاسمہ مَاۤ اَصَابَ مِنۡ مُّصِیۡبَۃٍ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰہِ ؕ وَمَنۡ یُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰہِ یَہۡدِ قَلۡبَہٗ ؕ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ کے یعنی کوئی مصیبت بغیر اذن اور ارادہ الٰہی کے نہیں پہنچتی اور جو شخص ایمان پر قائم ہو۔ خدا اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔ یعنی صبر بخشتا ہے اور اس مصیبت میں جو مصلحت اور حکمت تھی۔ وہ اسے سمجھا دیتا ہے اور خدا کو ہر ایک چیز معلوم ہے۔ میں انشاء اللہ آپ کے لئے دعا کروں گا اور اب بھی کئی دفعہ کی ہے۔ چاہئے کہ سجدہ میں اور دن رات کئی دفعہ یہ دعا پڑھیں۔ یَا أَحَبَّ مِنۡ کُلِّ مَحۡبُوۡبٍ اغۡفِرۡ لِیۡ ذُنُوۡبِیۡ وَ اَدۡخِلۡنِیۡ فِیۡ عِبَادِکَ الۡمُخۡلِصِیۡنَ۔ آمین۔

والسلام۔ خاکسار غلام احمد از قادیان

15/ فروری 1888ء

حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ 10 شرائط بیعت خلاصۃً ہدیہ قارئین ہے۔

یہ ہے ایک احمدی مسلم!

19 اوامر
از شرائط بیعت حضرت مسیح موعودؑ

بلا ناغہ پنجوقتہ نماز کی ادائیگی/نماز تہجد کی ادائیگی/ درود شریف پڑھنا/ گناہوں کی معافی مانگتے رہنا/ استغفار کرتے رہنا/ خدا کے احسانات یاد کرنا/حمد کرتے رہنا/ ہر حال میں خدا تعالیٰ سے وفاداری کرنا/ راضی بقضاء رہنا/ خدا کی راہ میں ذلت قبول کرنے اور دکھ اٹھانے کو تیار رہنا/ مصیبت پر بھی آگے قدم بڑھانا/ قال اللہ اور قال الرسول کو دستور العمل بنانا/فروتنی اور عاجزی اختیار کرنا/ رخوش خلقی اختیار کرنا/حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرنا/ دین کو ہر تعلق سے عزیز تر رکھنا/ ہمدردی خلق اللہ میں مشغول رہنا/ بنی نوع کو فائدہ پہنچانا/حضرت اقدس سے لاثانی اطاعت و محبت کرنا۔

13 نواہی

شرک سے مجتنب رہنا۔ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے مجتنب رہنا/نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہونا/کسی کو زبان یا ہاتھ سے ناجائز تکلیف نہ دینا/ بدرسوم، ہوا و ہوس کی پیروی سے باز رہنا/تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑنا۔

(ماخوذ از اشتہار تکمیل تبلیغ جنوری 1889ء از مجموعہ اشتہارات جلد اوّل ص 189)

بیعت کے الفاظ میں درج ذیل 10 باتوں کا اقرار ہے

(1) بیعت کنندہ سب سے پہلے کلمہ شہادت پڑھ کر توحید پر ایمان لاتا ہے

(2) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا قرار

(3) بیعت کنندہ یہ اقرار کرتا ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔

(4) پھر بیعت کنندہ یہ اقرار کرتا ہے کہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہی امام مہدی اور مسیح موعود تسلیم کرتا ہے۔

(5) پھر یہ اقرار کیا جاتا ہے کہ ”مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقرر کردہ دس شرائط کا پابند رہے گا۔

(6) پھر یہ وعدہ کیا جاتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔

(7) پھر یہ وعدہ کرتا ہے کہ ”خلافت احمدیہ کے ساتھ ہمیشہ وفا کا تعلق رکھے گا

(8) یہ اقرار کرتے ہوں بحیثیت ’خلیفۃ المسیح ‘ خلیفہ وقت کی تمام معروف ہدایات پر عمل کرنے کی کوشش کرے گا۔

(9) اس کے بعد استغفار (اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ أَتُوبُ إِلَيْهِ) پڑھا جاتا ہے۔یعنی میری بیعت کا مقصد اللہ سے گذشتہ گناہوں کی بخشش پانا اور سچی توبہ کرنا ہے۔

(10) پھر انسان اپنی جان پر اپنے ہی ہاتھوں ظلم کرنے کا اقرار کرتا ہے اور یہ کہ خدا کے علاوہ کوئی شخص مجھے نہیں بخش سکتا۔ بالفاظ دیگر جس کے ہاتھ پر بیعت کر رہا ہو وہ بھی نہیں بخش سکتا ہاں وہ اپنی توجہ اور قوت قدسیہ سے ایسی پاک تبدیلی پیدا کرسکتا ہے کہ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالی تمام گذشتہ گناہوں کو معاف فرماوے۔

سیرت المہدیؑ

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے اعتکاف کا ایک رنگ

حضرت منشی عبداللہ صاحب سنوریؓ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے سفر ہوشیار پور 1886ء کی چلہ کشی کی روداد یوں بیان کرتے ہیں:

’’حضرت صاحب نے ہم کو بھی حکم دے دیا کہ ڈیوڑھی کے اندر کی زنجیر ہر وقت لگی رہے اور گھر میں بھی کوئی شخص مجھے نہ بلائے۔ میں اگر کسی کو بلاؤں تو وہ اسی حد تک میری بات کا جواب دے جس حد تک کہ ضروری ہے اور نہ اوپر بالاخانہ میں کوئی میرے پاس آوے۔ میرا کھانا اوپر پہنچا دیا جاوے مگر اس کا انتظار نہ کیا جاوے کہ میں کھانا کھالوں۔ خالی برتن پھر دوسرے وقت لے جایا کریں۔ نماز میں اوپر الگ پڑھا کروں گا تم نیچے پڑھ لیا کرو۔ جمعہ کے لیے حضرت صاحب نے فرمایا کوئی ویران سی مسجد تلاش کرو جو شہر کے ایک طرف ہو۔ جہاں ہم علیحدگی میں نماز ادا کرسکیں۔ چنانچہ شہر کے باہر ایک باغ تھا اس میں ایک چھوٹی سی ویران مسجد تھی۔ وہاں جمعہ کے دن حضور تشریف لے جایا کرتے تھے اور ہم کو نماز پڑھاتے تھے اور خطبہ بھی خود پڑھتے تھے۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 275)

مقام کُن، پر ہی جا کر ہر اک دعا بیٹھے!

محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب

امام مسجد فضل لندن

(معتکفین کے نام اشعار میں سے انتخاب)

خوشا نصیب کہ تم اس جہاں میں آ بیٹھے
ملیک گُل کے مکاں کو مکاں بنا بیٹھے
پڑے گی کیسے نہ تم پر نگاہ بندہ نواز
کہ اس کے گھر میں ہی تم آشیاں بنا بیٹھے
ہوئے ہو اس کی محبت میں اتنے سرگرداں
کہ محب دنیا کی تم ہر ادا بھلا بیٹھے
ادائے حسن طلب عشق کی کوئی دیکھے
کہ دھونی تم در مولی پر ہو رما بیٹھے
مری دعا ہے کہ مقبول ہو خدا کے حضور
ہر ایک اشک جو پلکوں پہ تم سجا بیٹھے
چلیں جو تیر تمہاری کڑی کمانوں سے
ہر ایک تیر نشانہ پر بے خطا بیٹھے
کچھ اس طرح سے عطائے مجیب حاصل ہو
مقام کُن، پر ہی جاکر ہر اک دعا بیٹھے

(بشکریہ ماہنامہ "النور" جولائی 2012ء جماعت احمدیہ امریکہ)

چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار!

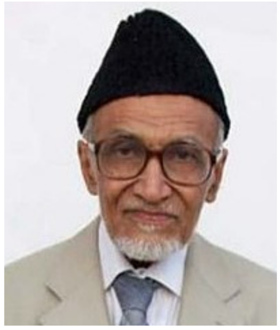

ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب
(سابق صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان)

وَالشَّمۡسُ تَجۡرِیۡ لِمُسۡتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقۡدِیۡرُ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ○ وَالۡقَمَرَ قَدَّرۡنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالۡعُرۡجُوۡنِ الۡقَدِیۡمِ ○ لَا الشَّمۡسُ یَنۡۢبَغِیۡ لَهَاۤ اَنۡ تُدۡرِكَ الۡقَمَرَ وَلَا الَّیۡلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِیۡ فَلَكٍ یَّسۡبَحُوۡنَ ○ (سورۃ یٰسٓ آیات 39 تا 41)

ترجمہ: اور سورج (ہمیشہ) اپنی مقررہ منزل کی طرف رواں دواں ہے۔ یہ کامل غلبہ والے (اور) صاحبِ علم کی (جاری کردہ) تقدیر ہے۔ اور چاند کے لئے بھی ہم نے منازل مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے۔ سورج کی دسترس میں نہیں کہ چاند کو پکڑ سکے اور نہ ہی رات دن سے آگے بڑھ سکتی ہے اور سب کے سب (اپنے اپنے) مدار پر رواں دواں ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کیلئے ہونے والے گرہنوں کی ایمان افروز تفصیل

جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وقت میں ہونے والے گرہنوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ انکشاف ہوتا ہے کہ وہ نہ صرف تاریخوں کی موٹی شرط کو پورا کرتے ہیں بلکہ بڑی باریکیوں کے ساتھ پیشگوئیوں کے الفاظ .کو پورا کرتے ہیں۔ مثلاً حدیث شریف کے الفاظ **اول لیلۃ** اور **فی النصف** تاریخ کے لحاظ سے بھی پورے ہوئے اور وقت کے لحاظ سے بھی پورے ہوئے۔

چاند گرہن نہ صرف تین تاریخوں میں سے پہلی تاریخ کو ہوا بلکہ قادیان میں اوّل رات کو ہوا یعنی رات ہوتے ہی ہو گیا۔ سورج گرہن نہ صرف تین تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ کو ہوا بلکہ دن کے اوقات میں سے دو پہر سے قبل ہوا اور نصف کی حد سے تجاوز نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ان خصوصیات کا ذکر اپنی کتاب نور الحق حصہ دوم میں فرمایا ہے۔ ہندوستان میں مختلف جگہوں سے کس وقت میں سورج گرہن نظر آیا دہ تفاصیل اخبار Pioneer دیئے گئے تھے۔ (Pioneer الہ آباد۔ اپریل 1894ء)

إِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ
يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارے مہدی کی صداقت کے دو نشان ہیں۔ اور یہ صداقت کے دونوں نشان کبھی کسی کے لئے جب سے دنیا بنی ہے ظاہر نہیں ہوئے۔ رمضان میں چاند کو (چاند گرہن کی راتوں میں سے) پہلی رات کو اور (سورج گرہن کے دنوں میں سے) درمیانے دن کو سورج کو گرہن لگے گا۔ (دار قطنی کتاب العیدین باب صفة الصلوٰة الخسوف)

جس وقت زمین پر سورج گرہن ختم ہوا اس وقت Indian standerd time کے مطابق دن کے بارہ بجے تھے۔ الحمدللہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے قبل 1287 اور 1286 ہجری میں بھی دونوں گرہن مقررہ تاریخوں پر قادیان میں ہوئے تھے اس سال چاند گرہن رات کے دو بجے کے بعد قادیان پر ہوا تھا۔

حضرت مسیح موعود کے وقت میں 1894ء میں اوّل رات میں چاند گرہن ہونے سے نہ صرف پیشگوئی کے الفاظ باریکی کے ساتھ پورے ہو گئے بلکہ دیکھنے والوں کو بھی بڑی سہولت رہی۔ سب لوگ جاگ رہے تھے اور آسانی سے دیکھ سکتے تھے۔ الحمدللہ۔

فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ

ستمبر 1994ء کے ریویو آف ریلیجز میں قادیان میں رمضان میں ہونے والے گرہنوں کے اوقات بھی دیئے گئے ہیں۔

1894ء 1895ء میں مسلسل دو سال رمضان کے مہینے میں گرہن ہوئے تھے اور دونوں دفعہ گرہن کے وقت قادیان میں تاریخیں 13 اور 28 تھیں۔ 1287 اور 1286 ہجری میں بھی مسلسل دو سال رمضان کے مہینے میں چاند گرہن سورج گرہن ہوئے تھے۔ لیکن اس زمانہ میں 1286 ہجری میں گرہن کے وقت قادیان میں تاریخیں 4 اور 28 تھیں اور صرف 1287ھ میں تاریخیں 13 اور 28 تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اس بات کا ذکر فرمایا ہے کہ 1894ء اور 1895ء دونوں سال تاریخیں 13 اور 28 رہیں۔ الحمدللہ۔

(ماخوذ از تقریر جلسہ سالانہ قادیان 1994ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

الْقَمَرُ يَهْدِيكُمْ إِلَى نُورِ الْهُدَى وَالشَّمْسُ تَدْعُوكُمْ إِلَى الْإِيمَانِ

چاند تمہیں ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور سورج تمہیں ایمان کی طرف بلا رہا ہے۔ (از نور القرآن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حُلیہ مبارک

مَنْ فَرَّقَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْمُصْطَفٰى فَمَا عَرَفَنِيْ وَمَا رَاٰنِيْ

”جس نے مجھ میں اور مصطفٰی میں فرق کیا اس نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھے نہیں پہچانا۔“ (خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۵۹)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مَیں ہی مسیح موعود ہوں اور مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بتائے ہوئے حلیہ کے مطابق آیا ہوں تو اب افسوس ہے اس آنکھ پر جو مجھے نہیں پہچانتی۔ میرا رنگ گندم گوں ہے اور بالوں میں بھی مجھے اس شخص سے کھلا کھلا امتیاز حاصل ہے جس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حدیث میں آتا ہے۔“ (ترجمہ از فارسی اشعار۔ ازالہ اوہام/ ر۔خ جلد 3)

حضرت مولوی غلام رسول صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روایت ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے تھے کہ خدا رحمت کرے محمد بن اسماعیل بخاری پر اگر وہ میرا حلیہ مسیح ناصری کے حلیہ سے جدا بیان نہ کرتے تو مجھ کو محدثین کب مانتے تھے۔

(از اصحابِ احمد جلد 10 ص 172)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں۔ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں۔(ازالہ اوہام حصہ اول/ ر۔خ جلد 3 ص 593)

مسیح محمدیؑ اور مسیح ناصریؑ کے الگ الگ حلیے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو آگاہ کیا کہ تم سے پہلی امت میں جو مسیح گذرا ہے اس کا انتظار نہیں کرنا کیونکہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ مسیح محمدیؑ اور مسیح ناصری الگ الگ وجود ہیں۔ یہاں تک کہ آپؐ نے دونوں کے الگ الگ حلیے بھی بیان فرمائے ہیں۔

چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

رَاَیْتُ عِیْسٰی وَمُوْسٰی وَاِبْرَاهِیْمَ فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِیْضُ الصَّدْرِ

(بخاری کتاب الانبیاء باب واذکر فی الکتاب مریم)

کہ میں نے عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا۔ عیسیٰ (کا حلیہ یہ تھا کہ وہ) سرخ رنگ کے گھنگریالے بال اور چوڑے سینہ والے تھے۔

جبکہ مسیح محمدیؑ کے متعلق فرمایا:

اَرَانِی اللَّیْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَیْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِیَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰی رَجُلَیْنِ... یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِیْلَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ وَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَیْنِ الْیُمْنٰی كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِیَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِیْلَ الْمَسِیْحُ الدَّجَّالُ۔

(بخاری کتاب اللباس باب الجعد)

کہ آج رات رؤیا میں خانہ کعبہ کے پاس میں نے گندمی رنگ کا ایک شخص دیکھا جو گندم گوں لوگوں میں حسین ترین نظر آنے والا تھا اور اس کے لمبے بال بھی جن کی کنگی کی ہوئی تھی لمبے بال والوں میں نہایت خوبصورت نظر آتے تھے اس کے بالوں سے پانی ٹپکتا تھا اور اس نے دو آدمیوں کا سہارا لیا ہوا تھا اور خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ عیسیٰؑ بن مریم ہے پھر ناگہاں ایک اور شخص پر نظر پڑی جس کے گھنگریالے بال، دائیں آنکھ سے کانا ایسے کہ وہ انگور کی طرح ابھری ہوئی آنکھ نظر آتی تھی میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے تو مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیحِ دجّال ہے۔

الغرض دونوں مسیح کے جدا جدا حلیوں سے یہ بات واضح ہے کہ حضرت مسیح عیسیٰؑ بن مریم سرخ رنگ اور گھنگھریالے بالوں والے جن کو دیگر انبیاء موسیٰ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ان کا انجام انہی انبیاء جیسا ہوا یعنی طبعی موت اور آنے والا موعود مسیح گندمی رنگ سیدھے بالوں والا امت محمدیہ کا ہی امام مہدی ہے جس نے دجّال یعنی عیسائی پادریوں کا دلائل کے میدان میں مقابلہ کرنا ہے۔ اسی طرح مہدی کا رنگ بھی مسیح کی طرح گندمی بیان کیا گیا ہے۔ شیعہ روایات میں بھی امام مہدی کا یہی حلیہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ میانہ قامت اور حسین ہوں گے۔ ان کے لمبے بال کندھوں پر گریں گے اور چہرہ کا نور سر اور داڑھی کے سیاہ بالوں میں خوب روشن ہوگا۔ مہدی کی پیشانی کشادہ اور ناک اونچی ہوگی۔

آیئے! اب اس نہج پر کتاب حیات طیبہ میں مذکور حضرت اقدس مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حلیہ مبارک کا مطالعہ کرتے ہیں:

جسم اور قد

آپؑ کا جسم دُبلا نہ تھا آپ بہت موٹے تھے البتہ آپ دوہرے جسم کے تھے۔ قد متوسط تھا اگرچہ ناپا نہیں گیا۔ مگر اندازاً پانچ فٹ آٹھ انچ کے قریب ہوگا۔ کندھے اور چھاتی کُشادہ اور آخر عمر تک سیدھے رہے نہ کمر جھکی نہ کندھے۔ تمام جسم کے اعضاء میں تناسب تھا۔ یہ نہیں کہ ہاتھ بے حد لمبے ہوں یا ٹانگیں یا پیٹ اندازہ سے زیادہ نکلا ہوا ہو… آخر عمر میں آپ کی کھال کہیں سے بھی نہیں لٹکی نہ آپ کے جسم پر جھریاں پڑیں۔

آپ کا رنگ

…آنکھ میں ایک نورانیت اور سُرخی جھلک مارتی تھی اور یہ چمک جو آپ کے چہرہ کے ساتھ وابستہ تھی۔ عارضی نہ تھی بلکہ دائمی۔۔۔اور ہمیشہ چہرہ مبارک کندن کی طرح دمکتا رہتا تھا۔ کسی مصیبت اور تکلیف نے اس چمک کو دُور نہیں کیا۔ علاوہ اس چمک اور نُور کے آپ کے چہرہ پر ایک بشاشت اور تبسم ہمیشہ رہتا تھا…

آپ کے بال

آپ کے سر کے بال نہایت باریک، سیدھے، چکنے، چمکدار اور نرم تھے اور مہندی کے رنگ سے رنگین رہتے تھے۔ گھنے اور کثرت سے نہ تھے بلکہ کم اور نہایت ملائم تھے۔ گردن تک لمبے تھے۔ آپ نہ سر منڈواتے تھے نہ خشخاشی یا اس کے قریب کترواتے تھے بلکہ اتنے لمبے رکھتے تھے… سر میں تیل بھی ڈالتے تھے… یہ عادت تھی کہ بال سوکھے نہ رکھتے تھے۔ …جسم پر آپ کے بال صرف سامنے کی طرف تھے۔ پشت پر نہ تھے اور بعض اوقات سینہ اور پیٹ کے بال آپ مونڈھ دیا کرتے تھے۔ یا کتروا دیتے تھے۔ پنڈلیوں پر بہت کم بال تھے اور جو تھے وہ نرم اور چھوٹے اسی طرح ہاتھوں کے بھی۔

ریش مبارک

آپ کی داڑھی اچھی گھندار تھی۔ بال مضبوط، موٹے اور چمکدار سیدھے اور نرم حِنا سے سُرخ رنگے ہوتے تھے۔ داڑھی کو…بے ترتیب اور ناہموار نہ رکھتے تھے…ریش مبارک کی طرح موچھوں کے بال بھی مضبوط اور اچھے موٹے اور چمکدار تھے۔ آپ لبیں کترواتے تھے…

چہرہ مبارک

آپ کا چہرہ کتابی یعنی معتدل لمبا تھا اور حالانکہ عمر شریف 70 اور 80 کے درمیان تھی پھر بھی جھریوں کا نام ونشان نہ تھا اور نہ متفکر اور غصہ وَر طبیعت والوں کی طرح پیشانی پر شکن کے نشانات نمایاں تھے۔ رنج، فکر، تردّد یا غم کے آثار چہرہ پر دیکھنے کی بجائے زیارت کنندہ اکثر تبسم اور خوشی کے آثار ہی دیکھتا تھا۔

آپ کی آنکھیں سیاہی مائل شربتی رنگ کی تھی اور آنکھیں بڑی بڑی تھیں مگر پپوٹے اس وضع کے تھے کہ سوائے اس وقت کے جب آپ ان کو خاص طور پر کھولیں ہمیشہ قدرتی غضِ بصر کی رنگ میں رہتی تھیں…

ناک،کان اور رخسار مبارک

ناک حضرت اقدسؑ کی نہایت خوبصورت اور بلند بالا تھی ۔ پتلی، سیدھی، اونچی اور موزوں ۔ نہ پھیلی ہوئی تھی نہ موٹی ۔ کان آنحضور کے متوسّط سے ذرا بڑے ۔ نہ باہر کو بہت بڑھے ہوئے ۔ نہ بالکل سر کے ساتھ لگے ہوئے قلمی آم کی قاش کی طرح اُوپر سے بڑے نیچے سے چھوٹے...

رُخسار مبارک آپ کے پچکے ہوئے اندر کو تھے نہ اتنے موٹے کہ بہت باہر کو نکل آویں ۔ نہ رخساروں کی ہڈیاں اُبھری ہوئی تھیں ۔ بھنویں آپ کی الگ الگ تھیں ۔ پیوستہ ابرُو نہ تھے ۔

پیشانی اور سر مبارک

پیشانی مبارک آپ کی سیدھی اور بلند اور چوڑی تھی اور نہایت درجہ کی فراست اور ذہانت آپ کے جبین سے ٹپکتی تھی... سر آپ کا خوبصورت بڑا تھا اور علمِ قیافہ کی رُو سے ہر سمت سے پورا تھا یعنی لمبا بھی تھا ۔ چوڑا بھی تھا ۔ اونچا بھی اور سطح اوپر کی اکثر حصہ ہموار اور پیچھے سے گولائی بھی درست تھی آپ کی کنپٹی کشادہ تھی اور آپ کی کمالِ عقل پر دلالت کرتی تھی ۔

لب اور دندانِ مبارک

آپ کے لبِ مبارک پتلے نہ تھے مگر تاہم ایسے موٹے بھی نہ تھے کہ بُرے لگیں ۔ دہانہ آپ کا متوسط تھا اور جب بات نہ کرتے ہوں تو منہ کھلا نہ رہتا تھا ۔

دندانِ مبارک آپ کے آخر عمر میں کچھ خراب ہو گئے تھے ۔ ...جس سے کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی تھی... کبھی کوئی دانت نکلوایا نہیں... پیر کی ایڑیاں آپ کی بعض دفعہ گرمیوں کے موسم میں پھٹ جایا کرتی تھیں ۔

گردن مبارک

آپؑ کی گردن متوسط لمبائی اور موٹائی میں تھی ۔ آپؑ اپنے مُطاع نبی کریم ﷺ کی طرح اُن کے اتباع میں ایک حد تک جسمانی زینت کا خیال ضرور رکھتے تھے ۔ غسلِ جمعہ، حجامت، حِنا، مسواک، روغن اور خوشبو، کنگھی اور آئینہ برابر مسنون طریق پر آپؑ فرمایا کرتے تھے ۔ مگر ان باتوں میں انہاک آپؑ کی شان سے بہت دُور تھا ۔

(ماخوذ از حیات طیبہ ص382-385)

He is a Great Thinker

’’مکرمی شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ جب ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر یورپ کے بعض بڑے آدمیوں کو دکھائی تو انہوں نے کہا کہ: ’’He is a Great Thinker‘‘ یعنی بہت سوچنے والا آدمی ہے ۔‘‘

(از ذکر حبیب ص373)

ابنِ مریم ہوں مگر اُترا نہیں مَیں چرخ سے　　نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کارزار

صحت نامہ

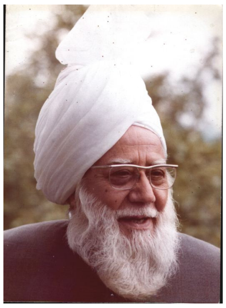

سویابین کے استعمال سے

دل پر کبھی بیماری حملہ نہیں کرتی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

''میں بیس سال سے جماعت کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں سویا بین کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے استعمال سے دل پر کبھی بیماری حملہ نہیں کرتی ...چین میں دل کی بیماری ہے ہی نہیں ۔ یورپ کے رہنے والے حیران ہیں کہ یہ کیسی قوم ہے جس کو دل کی بیماری لاحق ہی نہیں ہوتی ۔

یورپ کے بڑے بڑے ڈاکٹر چین آئے ریسرچ کی تو پتہ چلا کہ ان کے ہر کھانے میں سویا بین شامل ہے۔ جس کی وجہ سے دل پر چربی ودیگر روغنی مادے جمع نہیں ہوتے...

سویا بین میں سارے معلوم وَٹامنز موجود ہیں۔ سارے معدنی اجزاء اس کے اندر ہیں...امریکہ کے ہر شخص کو سویا بین کے فوائد معلوم ہیں۔ امریکہ میں اس کی بڑی انڈسٹری قائم ہے...صرف وعظ ونصیحت کافی نہیں ۔ خدام الاحمدیہ ایسا انتظام کرے کہ لوگوں کو اس کے کھانے کی عادت پڑ جائے...میرے پاس ایک ایسی کتاب ہے جس میں سویا بین پکانے کی تین سو سے زائد ترکیبیں موجود ہیں۔''

حضورؒ نے طالب علموں کو بھی اپنی صحت ٹھیک رکھنے اور متوازن غذا کھانے کی طرف توجہ دلائی...

سویا بین کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ کتابیں منگوائیں اور انہیں غور سے پڑھیں...میں تقسیم ہندوپاکستان سے آٹھ نو سال قبل سے سویا بین کا تجربہ کر رہا ہوں۔ اس وقت لاہور کے جو چند دوکاندار یہ چیز رکھتے تھے ان سے خریدا کرتا تھا...میں نے ذہین احمدی بچوں پر اس کا نہایت کامیاب تجربہ کیا ہے...سویا بین پکانے کی مختلف ترکیبیں لکھ کر ایک پمفلٹ بنایا جائے اور احباب جماعت تک پہنچا دیا جائے...سویا بین کچی بھی کھائی جاتی ہے۔ اس کا حلوہ شامی کباب اور پنجیری بھی بڑے مزے کی بنتی ہے۔''

(مشعل راہ جلد 2 ص 576,730)

روزہ کی حالت میں انجیکشن لگوانا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

روزہ کی حالت میں ہر قسم کا انجیکشن خواہ وہ Intramuscular ہو یا Intravenous ہو لگوانا منع ہے۔

... اسلام نے جو رخصت دی ہے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ... انجیکشن والے دن روزہ نہ رکھے اور رمضان کے بعد اس روزہ کو پورا کرلے۔

نیز فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو احادیث نبویہ ﷺ سے استدلال فرماتے ہوئے روزہ کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ لگانے کی بھی اجازت نہیں دی۔

(بحوالہ: الفضل انٹرنیشنل 22 مئی 2022ء)

کیا عورت اکیلی حج کیلئے جاسکتی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میرے نزدیک حج اور عمرہ کے لیے عورت کے ساتھ محرم کی شرط ایک وقتی حکم تھا بالکل اسی طرح جس طرح اُس زمانہ میں اکیلی عورت کے لیے عام سفر بھی منع تھا، کیونکہ اُس وقت ایک تو سفر بہت مشکل اور لمبے ہوتے تھے، راستوں میں کسی قسم کی

←

سہولتیں میسر نہیں تھیں اور الٹا سفروں میں راہزنی کے خطرات بہت زیادہ تھے۔ چنانچہ ایک موقع پر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں راہزنی کی شکایت کی گئی تو آپ نے آئندہ زمانہ کے پر امن سفروں کی بشارت دیتے ہوئے حضرت عدی بن حاتم کو فرمایا: فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ۔

یعنی اگر تمہاری زندگی زیادہ ہوئی تو یقیناً تم دیکھ لو گے کہ ایک ہودج نشیں عورت حیرہ سے چل کر کعبہ کا طواف کرے گی، اللہ کے علاوہ اس کو کسی کا خوف نہ ہوگا۔

حیرہ اس زمانے میں ایرانی حکومت کے تحت ایک شہر تھا جو کوفہ کے قریب واقع تھا۔ اس لحاظ سے اُس زمانے میں یہ کئی دنوں کا سفر بنتا ہے۔ پس اگر اُس زمانے میں ایک عورت حیرہ سے چل کر کئی دنوں کا سفر کر کے مکہ خانہ کعبہ کا طواف کرنے آسکتی ہے تو اِس زمانے میں چند گھنٹوں کا ہوائی جہاز کا سفر کر کے ایک عورت عمرہ اور حج وغیرہ کے لیے کیوں نہیں جاسکتی؟

(بحوالہ: الفضل انٹرنیشنل 11 ستمبر 2021ء)

زکوٰۃ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ **زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔** زمینداروں کے لئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔ اسی طرح جنہوں نے جانور وغیرہ بھیڑ، بکریاں، گائے وغیرہ پالی ہوتی ہیں ان پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر یا ایک معین تعداد ہونے تک پر زکوٰۃ ہے۔ پھر بنک میں یا کہیں بھی جو **ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔**

(خطبہ جمعہ فرمودہ 28 مئی 2004ء)

نماز عید سے پہلے نوافل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

نماز عید سے پہلے نوافل کی ادائیگی منع ہے جیسا کہ احادیث سے بھی ثابت ہوتا ہے، لیکن بعد میں اگر وقت ممنوعہ شروع نہ ہوا ہو تو گھر جا کر نوافل پڑھے جاسکتے ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے جنرل سیکرٹری صاحب کو بھی ہدایت کر دی ہے کہ جو لوگ عید والے دن نماز عید سے قبل مساجد میں آ کر نوافل ادا کرنا شروع کر دیتے ہیں انہیں **اس کی ممانعت کی بابت توجہ دلانے کے لیے نماز عید سے قبل مساجد میں باقاعدہ اعلان کروایا کریں۔** (الفضل انٹرنیشنل 18 دسمبر 2020ء)

تاریخ کے جھروکہ سے

’’ہمارے مرزا‘‘

’’حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ جب آپ بہت جوش اور محبت سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے تو ’’مرزا‘‘ کا لفظ استعمال کیا کرتے اور فرماتے۔ ’’ہمارے مرزا‘‘ کی یہ بات ہے۔ ابتدائی ایام سے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعلقات تھے۔ اس لئے اس وقت سے یہ لفظ آپ کی زبان پر چڑھے ہوئے تھے۔

کئی نادان اس وقت اعتراض کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادب نہیں۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آپ کو لوگ عام طور پر مولوی صاحب یا بڑے مولوی صاحب کہا کرتے تھے) میں نے خود کئی دفعہ یہ اعتراض لوگوں کے منہ سے سُنا اور حضرت مولوی صاحب کو اس کا جواب دیتے ہوئے بھی سُنا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ اسی مسجد میں حضرت خلیفہ اول ؓ جبکہ درس دے رہے تھے آپ نے فرمایا:

بعض لوگ مجھ پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادب نہیں کرتا۔ حالانکہ میں محبت اور پیار کی شدت کے وقت یہ لفظ بولا کرتا ہوں‘‘۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد ۱۹ صفحہ ۳۴۹)

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’معوذتین کے ذریعہ اللہ کی پناہ مانگو، کسی پناہ مانگنے والے کیلئے ان دو سورتوں سے بہتر کوئی سورۃ نہیں‘‘ (ابوداؤد)

طالب دعا:

پروفیسر ڈاکٹر کے ایس انصاری سابق امیر و قاضی جماعت احمدیہ حیدرآباد،

سابق پرنسپل گورنمنٹ نظامیہ طبی کالج حیدرآباد، سابق میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ نظامیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد، سابق ایکسپرٹ جموں کشمیر پبلک سروس کمیشن

ANSARI CLINIC UNANI MANZIL, MAHDIPATNAM, HYDERABAD, TELANGANA

انصاری کلینک یونانی منزل، مہدی پٹنم، حیدرآباد

✆:98490005318

حضرت مسیح موعودؑ کی عید

یکم جنوری 1903ء کو قادیان میں عید الفطر کی نماز ادا کی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نمازِ عید حضرت حکیم نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ادا کی۔ اس نماز کے متعلق اخبار ''البدر'' میں درج ذیل رپورٹ شائع ہوئی:۔

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز عید سے پیشتر احباب کے لیے میٹھے چاول تیار کروائے اور سب احباب نے مل کر تناول فرمائے۔ گیارہ بجے کے قریب خدا کا برگزیدہ جری اللہ فی حلل الانبیاء سادے لباس میں ایک چوغہ زیب تن کیے ہوئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لایا۔ جس قدر احباب تھے انہوں نے دوڑ دوڑ کر حضرت اقدس کی دست بوسی کی اور عید کی مبارکباد دی۔ اتنے میں حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور آپ نے نماز عید کی پڑھائی اور ہر دو رکعت میں سورۃ فاتحہ سے پیشتر سات اور پانچ تکبیریں کہیں اور ہر تکبیر کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گوش مبارک تک حسبِ دستور اپنے ہاتھ اٹھائے۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 627)

حضرت مسیح موعودؑ کے روزے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں''۔ (الحکم 24 فروری 1901ء صفحہ 14)

آپؑ کے روزے کی کیفیت

''جوانی کے عالم میں ایک دفعہ مسلسل آٹھ نو ماہ تک روزے رکھے اور آہستہ آہستہ خوراک کو اس قدر کم کر دیا کہ دن رات میں چند تولہ سے زیادہ نہیں کھاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے خدا کے فضل سے اپنے نفس پر اس قدر قدرت حاصل ہے کہ اگر کبھی فاقہ کرنا پڑے تو قبل اس کے کہ مجھے ذرا بھی اضطراب ہو ایک موٹا تازہ شخص اپنی جان کھو بیٹھے۔ بڑھاپے میں بھی جب کہ صحت کی خرابی اور عمر کے طبعی تقاضے اور کام کے بھاری بوجھ نے گویا جسمانی طاقتوں کو توڑ کر رکھ دیا تھا۔ روزے کے ساتھ خاص محبت تھی۔ اور بسا اوقات ایسا ہوتا تھا کہ سحری کھا کر روزہ رکھتے تھے اور دن کے دوران میں ضعف سے مغلوب ہو کر جبکہ قریباً غشی کی سی حالت ہونے لگتی تھی خدائی حکم کے ماتحت روزہ چھوڑ دیتے تھے مگر جب دوسرا دن آتا تو پھر روزہ رکھ لیتے''۔

(از تاریخ احمدیت/ جلد 2 صفحہ 384)

''ہر کام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کو سامنے رکھیں''

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) (خطبہ جمعہ یکم دسمبر 2017ء)

K.Saleem Ahmad
City Hardware Store
89 Station Road Radhanagar
Chrompet Chennai - 600044
Ph. 9003254723
email:
ksaleemahmed.city@gmail.com

تربیت اولاد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

رمضان اور بچے

روزے رکھنے کی عادت ڈالیں!

بچوں کو بھی عادت ڈالیں، ایک روزہ مہینے کا، دو روزے مہینے کے اس طرح آہستہ آہستہ بچپن میں جو ماں باپ عادت ڈالتے ہیں ان کے بچوں کو پھر اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے رمضان سے ان کو محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

(از خطبہ جمعہ 15/ اپریل 1988ء)

تلاوت اور حفظ

احمدیوں کو جس حد تک قرآن کریم حفظ ہو سکے حفظ کرنا چاہئے اور بالعموم اتنی کوشش تو کرنی چاہئے کہ سارا قرآن کریم نہیں تو ایک پارہ کے برابر مختلف جگہوں سے حفظ ہو اور اگر اتنی بھی توفیق نہیں تو کم سے کم اتنی چیدہ چیدہ سورتیں یاد ہو جانی چاہئیں بچوں کو کہ وہ مختلف نمازوں میں مختلف سورتیں پڑھ سکیں۔

نمازِ تہجد

رمضان کے ساتھ تہجد کا بہت ہی گہرا تعلق ہے۔ **وہ روزے جو تہجد سے خالی ہیں وہ بالکل ادھورے اور بے معنی سے روزے ہیں**...بعض دفعہ لیٹ آنکھ کھلتی ہے بچے کی یعنی دیر ہو جاتی ہے زیادہ تو کھانا بھی جلدی میں کھاتا ہے لیکن....بچے تہجد بھی پھر جلدی میں پڑھتے تھے یہ نہیں کرتے تھے کہ اب وقت نہیں رہا صرف کھانا کھائیں بلکہ اگر کھانے کے لئے تھوڑا وقت ہے تو تہجد کے لئے بھی تھوڑا وقت تقسیم کر لیا کرتے تھے۔

رمضان میں صرف روزے رکھنا کافی نہیں ہے!

آپ بچوں پر اعتماد کریں۔ خدا تعالیٰ نے ان کے اندر نیکی کا بیج رکھا ہے، نیکی کی نشوونما کے لئے بڑی زرخیز مٹی عطا فرمائی ہے۔ خواہ مخواہ لاعلمی کے نتیجے میں یا عدم توجہ کے نتیجے میں رمضان آتا ہے اور چلا جاتا ہے اور آپ اس کو ضائع کر دیتے ہیں اور آپ کے بچے وہیں کے وہیں رہ جاتے ہیں۔ بعد میں جب رمضان گزر جاتا ہے اس وقت صرف روزے رکھنا کام نہیں آتا کیونکہ روزوں کا وقت گزر چکا ہوتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ بس روزے گئے اور سب باتیں ساتھ ہی ختم ہو گئیں۔ لیکن جو نمازیں آپ ان کو پڑھا دیں گے، جو تہجد پڑھائیں گے، جو سورتیں یاد کرائیں گے، جو غریب کی ہمدردی ان کے دل میں پیدا کریں گے یہ رمضان کے ساتھ چلی جانے والی باتیں نہیں ہیں، یہ ان کی زندگی کا حصہ بن جائیں گی، ان کی زندگی کا سرمایہ بن جائیں گی۔

رمضان اور جھوٹ

انفرادی طور پر جب آپ بچوں کو ان امور کی طرف متوجہ کریں گے کہ آپ نے جھوٹ نہیں بولنا تو یہ کہہ کر متوجہ کرنا ہے کہ جھوٹ تو رمضان کے بعد بھی نہیں بولنا لیکن رمضان میں اگر بولا تو پھر کچھ بھی حاصل نہیں، تمہارے بھوکے رہنے سے کوئی فائدہ نہیں۔...جھوٹ نہیں بولنا کا یہ مطلب ہے کہ رمضان تمہیں متوجہ کر رہا ہے اور رمضان کے گزرنے کے بعد بھی نہیں بولنا...اس طرح پیار کے ساتھ چھوٹی چھوٹی باتیں بچوں کو سمجھائی جائیں تو وہ سمجھتے ہیں اور اس کو اچھی طرح سے بعض دفعہ مضبوطی سے پکڑ لیتے ہیں۔

میرا ذاتی طور پر یہی تجربہ ہے کہ بہت سی ایسی باتیں جو بچپن میں اس طرح سمجھائی گئیں وہ ہمیشہ کے لئے دل پر نقش ہو گئیں اور بعد میں آنے والی جو بڑی بڑی نصیحتیں ہیں وہ اتنا گہرا اثر نہیں کر سکیں جتنا بچپن کی چھوٹی چھوٹی باتیں جو دل پر اثر کر جاتی ہیں وہ ایک نقش دوام بن جاتی ہیں اور اس عمر سے آپ کو استفادہ کرنا چاہئے۔

(از خطبہ جمعہ 22/اپریل 1988ء)

انفاق فی سبیل اللہ

اپنے بچوں کی یہ تربیت کریں کہ اُن کو رمضان سے یہ سبق بھی سیکھنا چاہئے کہ خدا کی راہ میں کچھ نہ کچھ وہ خرچ کریں۔ یہ جو عادت ہے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی بہت ہی ایک ایسی پاکیزہ عادت ہے جو ساری زندگی میں انسان کے اندر اُس کی نیکیوں کی حفاظت کرتی چلی جاتی ہے۔

(از خطبہ جمعہ 13 مئی 1988ء)

طالب دعا:
بی ایم خلیل احمد
ابن محترم بی ایم
بشیر احمد صاحب مرحوم
ابن محترم موسیٰ
رضا صاحب مرحوم
و فیملی

محمد عربی کی ہو آل میں برکت
ہو اس کے حسن میں برکت جمال میں برکت
ہو اس کی قدر میں برکت کمال میں برکت
ہو اس کی شان میں برکت جلال میں برکت
(کلام محمود)

پتہ:
جماعت احمدیہ بنگلور،
کرناٹک
فون نمبر:
9945433262

اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ

معلومات عامہ

خون

حضرت مصلح موعودؓ

خون بھی مختلف قسم کی زہروں پر مشتمل ہوتا ہے اور صحت کے لئے سخت مضر چیز ہے۔ فزیالوجی والے لکھتے ہیں کہ خون انسانی بدن میں ایک ایسے گڑھے کی طرح ہوتا ہے جس میں بے حد مچھلیاں اور مینڈک اور کیڑے ہر وقت اپنی غذا بھی اُس سے لیتے ہوں اور اپنا فضلہ بھی اس میں پھینکتے ہوں۔ کیونکہ اس میں بے انتہا سیلز تیر رہے ہیں اور ہر وقت اُسے خراب کر رہے ہیں۔ یہ خون کا ہی کام ہے کہ وہ ٹشوز سے مردہ مادہ کو ان آرگنز تک لے جاتا ہے جو اُسے خون سے صاف اور علیحدہ کرتے ہیں۔ **پس خون مختلف قسم کے زہروں اور ردی مادوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے** اور جسم کے اندر خدا تعالیٰ نے اُس کے صاف کرنے کے لئے کئی سامان بنائے ہوئے ہیں لیکن

جب وہ جسم سے باہر آجائے تو اُس کے زہر اُس کے اندر ہی رہ جاتے ہیں اور اس کا استعمال صحت کے لئے سخت مضر ہوتا ہے اور چند منٹ میں خراب ہو جاتا ہے بلکہ ہوا کے کیڑے مل کر بہت جلد نشوونما پا جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ گوشت جس سے خون دھویا جائے دیر تک رہتا ہے بہ نسبت اس کے جسے خون لگا ہوا ہو۔ پس خون کا بد اثر بھی ظاہر ہے۔

(از تفسیر کبیر جلد 2 /ص 341)

JOTI SAW MILL (P) Ltd. BHADRAK (ODISHA)

JSM

S.A.Quader (Managing Director)
c/o Abdul Qadeer Khan

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
(کلام محمود)

اخبارِ مجالس

تربیتی اجلاس نرار بھیٹا:

مؤرخہ 31 جنوری 2025ء کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر بمقام نرار بھیٹا (آسام) صدارت مکرم شنام الدین صاحب زعیم مجلس انصاراللہ ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔مکرم عبدالاوّل مُلا صاحب ناظم مجلس انصاراللہ ضلع بنگائی گاؤں، باپیٹا، گوالپادہ نے بعنوان ''تعلق باللہ اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم'' کی ہے۔آپ نے بہترین انداز میں تعلق باللہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات کے ذریعہ بیان کیا۔صدارتی خطاب کے بعد اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(منتظم عمومی مجلس انصاراللہ نرار بھیٹا)

مثالی وقارعمل ضلع کوزی کوڈ، وایاناڈ:

مؤرخہ یکم جنوری 2025ء کو مجلس انصاراللہ ضلع کوزی کوڈ، وایاناڈ (کیرالہ) کے زیر اہتمام ایک مثالی وقارعمل منعقد کیا گیا۔ جس میں سمندری ساحل (beach) کی صفائی کی گئی ہے۔اس پروگرام میں تیسری عالمی جنگ کو روکنے اور قیام امن عالم کے حوالہ سے تشہیر کی گئی ہے۔انصار کے ساتھ خدام اور اطفال بھی اس پروگرام میں ذوق وشوق سے شامل ہوئے۔اس پروگرام کی صدارت کے فرائض مکرم سی صلاح الدین صاحب امیر ضلع و ناظم مجلس انصاراللہ ضلع کوزی کوڈ، وایاناڈ نے ادا فرمائے۔اس موقع پر مکرم مظفر احمد صاحب ڈپٹی میئر آف کوزیکوڈ کارپریشن نے افتتاحی خطاب فرمایا۔بعدہٗ جماعتِ احمدیہ کا مختصر تعارف کے ساتھ ساتھ خدمتِ انسانیت اور قیام امن عالم کے حوالہ سے اسلامی تعلیمات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات نیز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مساعی جمیلہ کا تذکرہ ہوا۔اس وقارعمل میں کل 55 ممبران شامل ہوئے اور پلاسٹک لفافوں کے ساتھ ساتھ دیگر کچرا صاف کیا گیا۔الحمدللہ

امن عالم کی اور تیسری عالمی جنگ کو روکنے کے حوالہ سے اقتباسات کے بینرز لوگوں کو دکھائے گئے۔جو کہ مکرم پی ایم بشیر احمد صاحب نائب ناظم تبلیغ کی طرف سے تیار کروائے گئے۔الحمدللہ

(کے ایم امتیاز، نائب ناظم ایثار و خدمت خلق ضلع کوزی کوڈ، وایاناڈ)

ریفریشر کورس شیموگہ، کرناٹک

مؤرخہ 16-02-2025 بروز اتوار کو مسجد احمدیہ میں ممبران مجلس عاملہ مجلس انصاراللہ جماعت احمدیہ شیموگہ کے لئے ریفریشر کورس منعقد ہوا۔مکرم سلطان احمد صاحب ناظم ضلع مجلس انصاراللہ ضلع شیموگہ و چترَ درگہ نے اس ریفریشر کورس کی صدارت فرمائی ہے۔

بعدازاں مکرم مولوی طارق احمد مربی سلسلہ دفتر ہفت روزہ اخبار بدر نے

الہام حضرت مسیح موعودؑ : پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کا سردار!

ZISHANAHMAD AMROHI(Prop.)	ADNAN TRADING Co. LEATHER JACKET MANUFACTURER Amroha - 244221 (U.P.)	Mobile 7830665786 9720171269

جملہ عہدیداروں کی ذمہ داریوں کو بیان کیا۔ اس موقع پر ہر شعبہ سے متعلق شبہات اور سوالات کا بھی عمدہ رنگ جواب دیا۔ اس کے بعد مکرم سید بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ممبران مجلس عاملہ کو ذمہ داری کے ساتھ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے اپنے شعبہ کے کاموں کو بروقت سرانجام دینے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آخر پر صدر اجلاس نے مختصر نصائح بیان فرما کر اجتماعی دعا کروائی۔

(میر اعظم زکریا، منتظم عمومی مجلس انصاراللہ شیموگہ، کرناٹک)

تبلیغی مساعی مجلس انصاراللہ کلکتہ:

مؤرخہ 17 جنوری 2025ء کو زیر اہتمام مجلس انصاراللہ کلکتہ ایک وفد کی صورت میں نیپال کے سرکاری نمائندہ کے دفتر کے جا کر وہاں موجود عملہ کو جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔ نیز جماعتی لٹریچر کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب ''عالمی بحران اور امن کی راہ'' پیش کی گئی۔

مؤرخہ 23 جنوری 2025ء کو کلکتہ کے ایک ایم ایل اے جناب ڈاکٹر نرمل ماجی صاحب اور اس علاقہ کے کونسلر جناب سندیپ راجن سے ملاقات کر کے جماعتِ احمدیہ کا تعارف کروایا گیا۔ نیز جماعتی لٹریچر کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب ''عالمی بحران اور امن کی راہ'' پیش کی گئی۔

(زعیم مجلس انصاراللہ کولکتہ)

تربیتی اجلاس مجلس انصاراللہ سری نگر:

مؤرخہ 9 فروری 2025ء کو مسجد احمدیہ فیض آباد (سری نگر، کشمیر) میں اجلاسہ سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد عمل میں آیا۔ مکرم ناظم مجلس انصاراللہ ضلع سری نگر نے اس جلسہ کی صدارت فرمائی۔ اخلاقِ حسنہ کے آئینہ میں سیرۃ النبی ﷺ کے عنوان پر مکرم زعیم صاحب مجلس انصاراللہ سری نگر نے تقریر کی۔ جس کے بعد صدر اجلاس نے اجتماعی دعا کروئی جس سے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(نائب ناظم عمومی مجلس انصاراللہ سری نگر، بانڈی پورہ)

ریفریشر کورس مجلس عاملہ ضلع ملاپورم:

مؤرخہ 16 فروری 2025ء کو بروز اتوار بمقام مسجد احمدیہ منجیری ممبران مجلس عاملہ مجلس انصاراللہ ضلع ملاپورم کا ایک ریفریشر کورس زیر صدارت مکرم ایم تاج الدین صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ جنوبی ہند منعقد ہوا۔

مکرم ناظم صاحب ضلع ملاپورم نے نہایت تفصیل کے ساتھ ایک ایک شعبہ کے حوالہ سے ذمہ داریاں اور بروقت رپورٹ بھجوانے کی اہمیت کا اجاگر کیا ہے۔

(نائب ناظم عمومی مجلس انصاراللہ ملاپورم، کیرالہ)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

طالبِ دُعا: **DAR FRUIT COMPANY KULGAM**

Shop 73 Fad 40B Fruit Market Kulgam P.O. ASNOOR 192233
Phone No. off. 01931-212789 - 09622584733 - Res. 07298119979, 09419049823

اس موقع پر صدارتی خطاب فرماتے ہوئے
مکرم عطاء المجیب لون صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت

ریفریشر کورس عہدیداران وممبران مجلس عاملہ انصار اللہ قادیان
شعبہ جات کی تفصیل پیش کرتے ہوئے مکرم سید کلیم احمد صاحب منتظم مال
منعقدہ مؤرخہ 27 فروری 2025ء

اس موقع پر حاضر عہدیداران عہد مجلس انصار اللہ دہراتے ہوئے

ریفریشر کورس عہدیداران وزعماء مجلس عاملہ انصار اللہ صوبہ اڈیشہ
منعقدہ ماہ فروری 2025ء

مجلس انصار اللہ کلکتہ کا ایک وفد جماعتی لٹریچر پیش کرتے ہوئے
مؤرخہ 23 جنوری 2025ء

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ بمقام فیض آباد، سری نگر
منعقدہ مؤرخہ 9 فروری 2025ء